وسیم اختر مفتی

عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ

[''سیر وسوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین
کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بن عوف عام فیل کے ۱۰ سال بعد مکہ میں پیدا ہوئے۔ زمانۂ جاہلیت میں عبدالکعبہ (یا عبدعمرو) کے نام سے جانے جاتے تھے۔ ان کے دادا کا نام عبدعوف تھا، عبدالحارث بن زہرہ پردادا تھے اور ان کے والد کا نام کلاب بن مُرّہ تھا (مزی، ذہبی اور ابن عبدالبر نے عبد کو پردادا اور حارث کو ان کا والد بتایا ہے)۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام شفا بنت عوف بن عبدالحارث تھا۔ یہ ان کے والد کی چچا زاد تھیں۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کے نانا عوف بن عبدالحارث ان کے والد عوف بن عبدعوف کے چچا تھے۔ (ایک روایت کے مطابق صفیہ بنت عبدمناف ان کی والدہ تھیں)۔ چھٹی پشت کلاب پر عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ددھیال سے مل جاتا ہے، اس طرح وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہوئے۔ ایک رشتے سے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف تھے۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کا قبیلہ زہرہ بن کلاب کی نسبت سے بنوزہرہ کہلاتا تھا۔ بنوزہرہ قریش کے خاندانوں میں زیادہ ممتاز نہ تھے۔ مناصب حرم میں سے کوئی منصب ان کے پاس نہ تھا۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کے والد عوف تاجر تھے۔ ایک بار عبدالرحمان رضی اللہ عنہ، ان کے والد عوف، عثمان رضی اللہ عنہ، ان کے والد عفان اور فاکہ بن مغیرہ (خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کے چچا) تجارت کی غرض سے یمن گئے۔ راستے میں اہل بنوجذیمہ نے عوف اور فاکہ کو قتل کر دیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ، عفان اور عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بچ گئے۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے قاتل خالد بن ہشام کو وہیں ختم کر دیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے سرفراز ہوئے تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کی عمر ۳۰ برس کے لگ بھگ تھی۔ اپنی فطری پاکیزہ روی کی وجہ

سے شراب جاہلیت ہی میں چھوڑ چکے تھے۔ پہلے مرد مومن سیدنا ابوبکرؓ نے مشرف بہ اسلام ہونے کے دو ہی دن بعد عبدالرحمانؓ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو انھوں نے فوراً لبیک کہا۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے میں ان کا ۸واں نمبر تھا۔ ابھی نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دار ارقم میں منتقل ہو کر تبلیغ دین کا کام شروع نہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کا مشرکانہ نام تبدیل کر کے عبدالرحمانؓ تجویز فرمایا۔ ان کے بھائیوں میں سے عبداللہ، اسود اور حمنن کے نام معلوم ہیں۔ عبداللہ اور اسود فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے۔

مشرکین مکہ نے دین حق کی طرف لپکنے والوں کو ایذائیں پہنچانا شروع کیں تو ۵ نبوی (۶۱۵ء) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، تم حبشہ کی سرزمین کو نکل جاؤ، وہاں ایسا بادشاہ ہے جس کی حکومت میں ظلم نہیں ہوتا۔ ماہ رجب میں ۱۵ افراد پر مشتمل پہلا قافلہ تعمیل ارشاد میں حبشہ کو روانہ ہوا۔ تب عبدالرحمانؓ کی دو بیویاں تھیں، وہ بھی اپنے بال بچوں کو مکہ میں چھوڑ کر ہجرت کرنے والوں میں شامل ہو گئے۔ شوال ۵ نبوی میں ان مہاجرین اسلام نے مکہ واپسی کا قصد کیا۔ انھیں خبر ملی تھی کہ تمام اہل مکہ ایمان لے آئے ہیں۔ مکہ پہنچنے سے پہلے ہی ان کو معلوم ہو گیا کہ یہ اطلاع غلط تھی تو عبداللہؓ بن مسعود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راہ نمائی حاصل کرنے کے لیے مکہ بھیجا گیا۔ آپ ﷺ نے مکہ آنے سے منع فرما دیا کیونکہ قریش کی ایذا رسانیاں جاری تھیں چنانچہ یہ پھر حبشہ لوٹ گئے۔ اب کچھ اور مہاجرین بھی ان کے ساتھ شامل تھے۔ یہ لوگ حبشہ میں کئی سال مقیم رہے، ان میں سے کچھ مسلمانوں کے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد براہ راست دار ہجرت ہی آئے۔ عبدالرحمانؓ بن عوف ان لوگوں میں سے تھے جو مکہ لوٹے اور پھر مدینہ کو ہجرت کی۔ گمان غالب ہے کہ وہ ۱۳ نبوی میں مدینہ جانے والے تیسرے قافلے میں شامل تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار و مہاجرین میں مواخات قائم فرمائی تو بنوخزرج کی شاخ بنوحارث سے تعلق رکھنے والے سعدؓ بن ربیع کو ان کا انصاری بھائی قرار دیا۔ سعدؓ نے کہا، بھائی! میں مدینہ میں سب سے زیادہ مال دار آدمی ہوں۔ میرے ۲ باغ اور ۲ بیویاں ہیں۔ جو باغ تمھیں اچھا لگتا ہے، تمھارے لیے چھوڑ دیتا ہوں اور جو بیوی تم کو پسند آتی ہے، میں اسے طلاق دے کر تمھیں سونپ دیتا ہوں۔ ابن عوفؓ نے جواب دیا، اللہ تمھارے اہل و عیال اور مال و دولت میں خوب برکت دے۔ مجھے بتا دو، یہاں قریبی بازار کون سا ہے؟ سعدؓ نے کہا، بازار قینقاع۔ صبح سویرے عبدالرحمانؓ نے بازار کا رخ کیا۔ کچھ سامان تجارت پاس تھا جسے فروخت کر کے انھوں نے معقول منافع کمایا اور شام کو گھی اور پنیر لے کر گھر لوٹے۔ اسی طرح تجارت کرتے کچھ دیر گزری تھی کہ ان کا شمار مدینہ کے متمول افراد میں ہونے لگا، اس قدر غلہ اور سامان تجارت ہو گیا کہ اسے ڈھونے کے لیے کئی سو اونٹوں کی ضرورت پڑتی۔ اپنی اس

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وقت کی خوش بختی کا بیان کرتے ہوئے انھوں نے کہا، میں کوئی پتھر بھی اٹھاتا تو توقع ہوتی کہ اس کے نیچے سے سونا چاندی ملے گا۔ مدینہ آنے کے بعد انھوں نے امیہ بن خلف سے تجارتی معاہدہ بھی کیا۔ ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو ان کے کپڑوں پر زعفران کا داغ لگا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، خیر تو ہے؟ یا رسول اللہ میں نے شادی کر لی ہے، انھوں نے بتایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا، بیوی کو مہر میں کیا دیا ہے؟ کھجور کی ایک گٹھلی کے ہم وزن سونا، عبدالرحمانؓ نے جواب دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ولیمہ ضرور کرنا، چاہے ایک بکری ہی ذبح کر لینا۔ ابن ابی لیلیٰ کی روایت ہے، عبدالرحمانؓ بن عوف نے ۳۰ ہزار درہم مہر دے کر ایک انصاری عورت (غالباً سہلہؓ بنت عاصم) سے شادی کی۔

پھر وہ وقت آیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں مہاجرین اہل ایمان کے لیے گھروں کا نقشہ ترتیب فرمایا۔ عبدالرحمانؓ کے قبیلہ بنوزہرہ کے لیے آپ ﷺ نے مسجد نبوی کے پچھلی جانب جگہ مختص فرمائی۔ عبدالرحمانؓ کے حصہ میں کھجوروں کا ایک جھنڈ آیا۔ آپ ﷺ نے ان سے یہ وعدہ بھی فرمایا، اللہ نے چاہا تو شام مسلمانوں کے ہاتھ آئے گا، تم سلیل نامی جگہ لے لینا۔

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ بڑے دلیر اور جری تھے۔ بدر، احد اور خندق کی جنگوں اور تمام غزوات میں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔ بدر کے دن سائب بن ابورفاعہ اور ایک روایت کے مطابق عمیر بن عثمان ان کے ہاتھوں جہنم واصل ہوئے۔ ابوجہل کو انجام تک پہنچانے والے دو پرعزم انصاری لڑکوں معاذؓ بن عفرا اور معاذؓ بن عمرو کی راہنمائی بھی انھوں نے ہی کی۔ اسی یوم فرقان کو عبدالرحمانؓ کے پرانے حلیف امیہ بن خلف اور اس کے بیٹے علی نے ہتھیار ڈال دیے تاکہ جنگی قیدی بن کر قتل ہونے سے بچ جائیں۔ عبدالرحمانؓ انھیں حفاظت سے لے جا رہے تھے کہ بلالؓ نے دیکھ لیا۔ وہ پکارے، او اللہ کے انصار! یہ رئیس الکفار امیہ جا رہا ہے۔ وہ اپنے پرانے آقا سے صرف نظر کیسے کر سکتے تھے، یہی امیہ تھا جو انھیں مکہ کی گرم ریت پر لٹا کر سینے پر پتھر رکھ دیا کرتا تھا۔ بلالؓ کی پکار پر لپکنے والے انصاری مسلمانوں نے امیہ اور اس کے بیٹے علی کو تلواروں کی زد میں لے لیا اور آناً فاناً دونوں کو جہنم واصل کر دیا۔ امیہ کو بچانے کی کوشش میں ایک زخم عبدالرحمانؓ کے پاؤں پر بھی لگا۔ جنگ احد میں عبدالرحمانؓ نے خوب ثابت قدمی دکھائی اور شدید زخمی ہوئے۔ ان کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے اور جسم پر بیس سے زیادہ زخم آئے۔ پاؤں اور ٹانگوں پر اتنی چوٹیں لگیں کہ لنگ آ گیا۔ اس روز انھوں نے کلاب بن طلحہ کو قتل کیا۔ اسی غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حارثؓ بن صمہ سے عبدالرحمانؓ کے بارے میں دریافت فرمایا۔ انھوں نے بتایا، میں نے انھیں جبل احد کی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

پتھریلی زمین کی طرف جاتے دیکھا جب کہ مشرکوں کا ایک جتھا ان پر حملہ آور تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، سن رکھو! فرشتے اس کے ساتھ لڑ رہے ہوں گے۔ حارثؓ لپک کر گئے تو دیکھا، ۷ مشرکوں کی لاشیں ان کے آگے پڑی ہیں۔ عبدالرحمانؓ نے بتایا، ارطاۃ بن عبد شرحبیل اور ان دو کافروں کو تو میں نے مارا ہے۔ باقی کیسے مرے؟ مجھے پتا نہیں چل سکا۔ شعبان ۶ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمانؓ بن عوف کو ۷۰۰ صحابہؓ کے لشکر کا قائد بنا کر دومۃ الجندل بھیجا جہاں بنو کلب حکم ران تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے عبدالرحمانؓ کی پگڑی کھولی اور انھیں سیاہ رنگ کا عمامہ باندھا۔ عمامے کا شملہ (لڑ) آپ ﷺ نے عبدالرحمانؓ کے کندھوں کے درمیان لٹکا دیا۔ یہ ان کی امارت (command) کی نشانی تھی۔ آپ ﷺ نے بلالؓ سے ارشاد فرمایا، عبدالرحمانؓ کے ہاتھ میں علم دے دو اور یہ کہہ کر رخصت فرمایا، ''اللہ کا نام لے کر سفر کرو۔'' یہ جیش دومۃ الجندل پہنچا اور وہاں کے اہلیان کو دین حق کی دعوت دی۔ کچھ پس و پیش کے بعد ان کا نصرانی سردار اصبغ ایمان لے آیا تو عبدالرحمانؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع بھیجی۔ انھوں نے بنو کلب میں شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی تو آپ ﷺ نے رئیس اصبغ کی بیٹی تماضر سے نکاح کرنے کی اجازت دی۔ عبدالرحمانؓ نے ولیمہ منعقد کیا اور مدینہ آ گئے۔ یہ خاتون ابوسلمہ فقیہ کی والدہ ہوئیں۔ ۶ھ ہی میں غزوۂ بنی مصطلق ہوا جس میں کافروں کا احمر نامی شہ سوار عبدالرحمانؓ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا۔ صلح حدیبیہ کے بعد آپ ﷺ نے عبدالرحمانؓ کو اشاعت اسلام کے لیے بنو جذیمہ بھیجا۔

غزوۂ تبوک (رجب ۹ھ) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدالرحمانؓ بن عوف کے پیچھے نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس وقع پر آپ ﷺ ے فرمایا، نبی کی وفات نہیں ہوتی جب تک وہ اپنی امت کے کسی نیک آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھ لیتا۔ اس واقعہ کو مغیرہ بن شعبہؓ نے وضاحت سے بیان کیا ہے۔ ان سے پوچھا گیا تھا، کیا سیدنا ابوبکرؓ کے علاوہ کسی صحابی کی اقتدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی ہے؟ انھوں نے تصدیق کرتے ہوئے بتایا، ''ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (تبوک کے) سفر میں شریک تھے۔ (آپ ﷺ کو وضو کرانے کے لیے پانی کا انتظام رکھنا میری ذمہ داری تھی)۔ سحر کے وقت آپ ﷺ نے میری اونٹنی کی گردن (یا پیٹھ) تھپکی تو مجھے معلوم ہو گیا، آپ ﷺ کو حاجت ہے۔ میں آپ ﷺ کے پیچھے ہو لیا، ہم لوگوں کے جائے قیام سے دور نکل آئے تو آپ ﷺ اپنی سواری سے اتر کر میری نگاہوں سے دور چلے گئے۔ کافی دیر کے بعد لوٹے تو پانی طلب فرمایا۔ میں اپنے کجاوے سے لٹکا ہوا مشکیزہ لے آیا اور آپ ﷺ کو وضو کرایا۔ آپ ﷺ نے شامی جبہ زیب تن کیا ہوا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں اس لیے جبے کے اندر سے ہاتھ نکال کر منہ اور بازووں پر اچھی طرح پانی بہایا پھر پیشانی، عمامے اور موزوں پر

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مسح فرمایا۔ہم اونٹنیوں پر سوار ہو کر واپس آئے تو دیکھا کہ لوگوں نے عبدالرحمانؓ بن عوف کی امامت میں نماز شروع کر رکھی ہے۔ میں عبدالرحمانؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی اطلاع دینے کے لیے آگے بڑھا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ہم نے اسی جماعت میں شامل ہو کر ایک رکعت پڑھی اور رہنے والی رکعت سلام پھرنے کے بعد ادا کی''۔اہل ایمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے نماز شروع کر دینے پر بہت گھبرائے اور خوب تسبیحیں کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے سلام پھیر کر انھیں تسلی دی،تم نے اچھا اور درست کیا کہ نماز وقت پر ادا کر لی۔

فتح مکہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مضافات مکہ میں کئی سرایا بھیجے جن کا مقصد جنگ کے بجائے اسلام کی دعوت دینا تھا۔ایک سریہ خالدؓ بن ولید کی قیادت میں زیریں تہامہ گیا۔وہاں آباد بنو جذیمہ نے مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن پھر ہتھیار ڈال کر صلح کر لی۔خالدؓ بن ولید نے پھر بھی ان کی مشکیں کس کر کچھ لوگوں کو قتل کر ڈالا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو ہاتھ اٹھا کر فرمایا،اللہ! میں تم سے خالدؓ کے عمل سے بری ہونے کی دعا کرتا ہوں۔آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بھیج کر بنو جذیمہ کو دیتیں بھی دلائیں۔اس موقع پر عبدالرحمانؓ بن عوف نے خالدؓ کو ملامت کی کہ تم نے اپنے چچا فاکہ کے قتل کا بدلہ لے کر جاہلیت کا کام کیا ہے۔خالدؓ نے بھی ان کو برا بھلا کہا تو ان کا جھگڑا بڑھ گیا۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو فرمایا،''میرے صحابہؓ میں سے کسی کو گالی نہ دو۔اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا انفاق کر دے تو بھی کسی صحابیؓ جتنا یا اس سے آدھا مقام بھی حاصل نہیں کر سکتا''۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اصحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کو امتیازی حیثیت حاصل تھی۔السابقون الاولون (سورۂ توبہ:۱۰۰) میں شامل ہونے کے ساتھ وہ ان ۱۰ جلیل القدر صحابہ،عشرۂ مبشرہ میں سے تھے جنھیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی تھی (ترمذی: ۳۷۵۷، مسند احمد:۱۶۲۹،۱۶۷۵)۔وہ اہل بدر میں سے تھے جن کے بارے میں ارشاد نبوی ہے،''اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جانچ لیا اور فرمایا،تم جو عمل چاہے کرو، میں نے تمھیں بخش دیا ہے (بخاری:۳۰۰۷،مسلم ۶۳۵۱)۔ابن عوفؓ بیعت رضوان میں بھی شامل تھے،اس میں شرکت کرنے والوں سے اللہ کا راضی ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔(سورۂ فتح:۱۸) ان کی خوش بختی کی اس سے بڑی دلیل کیا ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پوری حیات مبارکہ میں ان سے راضی رہے۔انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حواری کہا جاتا تھا (مستدرک حاکم:۵۳۵۱)۔ہر پیغمبر کا مخلص ساتھی حواری کا نام پاتا،پیغمبر اسلام نے زبیرؓ بن عوام کو بھی اپنا حواری قرار دیا تھا (بخاری:۲۷۶۱،مسلم:۶۱۳۹)۔

شیخین ابوبکرؓ و عمرؓ کے عہد ہائے خلافت میں بھی ان کا رول اہم رہا۔نو منتخب ہونے کے بعد حضرت ابوبکرؓ جیش

اسامہؓ کو رخصت کرنے نکلے تو پیدل تھے۔ان کی سواری کی مہار عبدالرحمانؓ کے ہاتھ میں تھی۔قتال ردہ کے بعد امن ہونے کی خوش خبری عبدالرحمانؓ ہی نے سنائی تھی۔۱۱ھ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ حج کو نہ جا سکے۔ایک قول کے مطابق انھوں نے عبدالرحمانؓ کو اپنی جگہ امیر حج مقرر کیا۔خلیفۂ اولؓ نے انتقال سے پہلے عمرؓ کو اپنا جانشین مقرر کیا تو عبدالرحمانؓ بن عوف سے خصوصی مشورہ کیا۔

عبدالرحمانؓ حضرت عمرؓ کی شوریٰ کے مستقل اور سرگرم رکن تھے۔لوگ حضرت عمرؓ کو کچھ کہنا یا ان سے پوچھنا چاہتے تو حضرت عثمانؓ یا حضرت عبدالرحمانؓ سے رابطہ کرتے۔۱۳ھ، اپنی خلافت کے پہلے سال عمرؓ نے عبدالرحمانؓ کو امیر حج بنا کر بھیجا۔۱۴ھ میں عراق پر فوج کشی کا فیصلہ ہوا تو عبدالرحمانؓ میمنہ کے سربراہ بنائے گئے۔اس موقع لوگوں نے حضرت عمرؓ کو لشکر کی قیادت کرنے کا مشورہ دیا تو عبدالرحمانؓ تھے جنھوں نے اس رائے کی سختی سے مخالفت کی۔انھوں نے کہا، خدانخواستہ، اگر آپ میدان جنگ میں کام آ گئے یا آپ کے لشکر کو شکست ہو گئی تو اسلام کا خاتمہ ہو جائے گا۔تب عمرؓ کی جگہ سپہ سالار مقرر کرنے کا مسئلہ پیدا ہوا تو بھی عبدالرحمانؓ ہی نے حل کیا۔انھوں نے کہا، میں نے پا لیا! عمرؓ نے پوچھا، کون؟ بولے، سعدؓ بن مالک (سعدؓ بن ابی وقاص)۔جنگ یرموک میں اس کے برعکس انھوں نے حضرت عمرؓ کو سپہ سالار بننے کی تجویز دی لیکن دوسرے صحابہؓ نہ مانے۔۱۵ھ میں بیت المقدس فتح ہوا۔اس وقت حضرت عمرؓ کی موجودگی میں جابیہ کے مقام پر ایک معاہدہ لکھا گیا۔عبدالرحمانؓ نے اس پر گواہ کی حیثیت سے دستخط ثبت کیے۔عہد فاروقیؓ کا ایک اہم واقعہ ۱۸ھ میں شام و فلسطین کے علاقے عمواس میں پھوٹنے والی طاعون کی وبا تھی۔تب عمرؓ شام کے سفر پر روانہ ہو کر سرغ تک پہنچے تھے کہ وبا کی اطلاع مل گئی۔انھوں نے سفر موقوف کر کے وہیں سے مدینہ لوٹنے کا ارادہ کیا لیکن ابوعبیدہؓ بن جراح نے مخالفت کی اور کہا، کیا تقدیر الٰہی سے بھاگ کر جا رہے ہیں؟ بہت سے صحابہؓ سے مشورہ کیا گیا تاہم عبدالرحمانؓ کی رائے فیصلہ کن ہوئی۔انھوں نے کہا، اس بارے میں میرے پاس علم ہے۔پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا، ''جب کسی شہر میں کوئی وبا پھیل جائے اور تم وہاں نہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔اور اگر وبا اس جگہ پھوٹے جہاں تم ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔جنگ نہاوند (فتح الفتوح) میں عبدالرحمانؓ کا مشورہ تھا، امیر المومنینؓ محاذ جنگ پر نہ جائیں پھر جب اس جنگ کا بے شمار مال غنیمت مدینہ آیا تو مسجد نبوی میں رکھا گیا اور عبدالرحمانؓ اور کچھ دوسرے صحابہؓ نے رات کو پہرا دیا۔سیدنا عمرؓ نے ان کی خوبیوں کی بنا پر انھیں العدل الرضی (عادل اور پسندیدہ) کے خطاب سے نوازا۔ایک موقع پر جب عمر فاروقؓ کی سختی اور ان کے درہ چلانے سے لوگ خوف زدہ ہو گئے تو اکابر صحابہؓ نے اس موضوع پر ان سے بات کرنے کے لیے عبدالرحمانؓ ہی کا انتخاب کیا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت عمرؓ ازواج مطہراتؓ کو عام طور پر سفر سے منع کرتے تھے۔ اپنی زندگی کے آخری سال ۲۳ھ میں انھوں نے ان کو حج پر جانے کی دعوت دی۔ وہ محمل نشین ہوئیں تو حضرت عثمانؓ اونٹنی پر سوار ہو کر ان کے آگے آگے چلے، وہ کسی کو ان کے پاس آنے نہ دیتے۔ حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف امہات المومنینؓ کی حفاظت کے لیے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ راستے میں جب پڑاؤ ڈلتا، دونوں اصحابؓ انھیں اترائی میں اتارتے، خود کنارے پر رہتے اور لوگوں کو ان کے پاس جانے سے روکتے۔

بدھ ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کو حضرت عمرؓ نماز فجر پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو مغیرہؓ بن شعبہ کے ایرانی غلام ابولؤلؤ فیروز نے حملہ کر کے انھیں شدید زخمی کر دیا۔ تب انھوں نے حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کو مصلی پر کھڑا کیا۔ عبدالرحمانؓ نے سورۂ عصر اور سورۂ کوثر کی تلاوت کر کے مختصر نماز پڑھائی۔ بعض روایات کے مطابق حضرت عمرؓ اپنے بعد خلافت کی ذمہ داری عبدالرحمانؓ پر ڈالنا چاہتے تھے۔ وہ راضی نہ ہوئے تو انھوں نے تیسرے خلیفہ کے انتخاب کے لیے عشرۂ مبشرہ میں سے ۶ اصحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کمیٹی بنا دی اور ابن عوفؓ کو اس میں شامل رکھا۔ انھوں نے اہل ایمان کو نصیحت کی، اگر خلافت عبدالرحمانؓ کے پاس آئی تو ان کی بات ماننا۔ کئی صحابہؓ انھیں خلیفہ دیکھنا چاہتے تھے لیکن انھوں نے معذرت کر لی اور حضرت عثمانؓ کے انتخاب میں کلیدی کردار ادا کیا۔ سعدؓ بن ابی وقاص نے انھیں خلیفہ بننے کا مشورہ دیا تو انھوں نے کہا، عمرؓ کے بعد جو بھی اس ذمہ داری کو اٹھائے گا، لوگ اسے ملامت ہی کریں گے۔ آخر کار عبدالرحمانؓ نے نئے خلیفہ کا چناؤ کرنے والی شوریٰ کے ارکان سے کہا، کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں تمھارا خلیفہ چنوں اور خود اس منصب سے الگ رہوں؟ حضرت علیؓ نے کہا، (آپ جو انتخاب کریں گے) میں سب سے پہلے مانوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے، ''عبدالرحمان! تم آسمان والوں میں امانت دار شمار ہو گے اور اہل زمین میں بھی تمھاری امانت مسلم ہے۔''

اپنی خلافت کے پہلے سال ۲۴ھ میں حضرت عثمانؓ نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے حج پر نہ جا سکے تو عبدالرحمانؓ کو امیر حج بنایا۔ عہد عثمانیؓ میں وہ مدینہ میں مقیم رہے اور حضرت عثمانؓ کی شوریٰ میں شامل ہو کر خلافت کے استحکام کی کوشش کرتے رہے۔ ۳۱ھ میں حضرت عثمانؓ کو ایک بار پھر نکسیر پھوٹی، ان کی طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو اپنے غلام حمران بن ابان کو بلا کر وصیت لکھوائی کہ میرے بعد عبدالرحمانؓ خلیفہ ہوں گے۔ عبدالرحمانؓ کو معلوم ہوا تو دعا کی، اللہ! مجھے عثمانؓ سے پہلے اٹھا لے۔ ۶ ماہ ہی گزرے تھے کہ وہ چل بسے۔

عبدالرحمانؓ بن عوف میں حب دنیا کا شائبہ نہ تھا حالانکہ عام تجربہ ہے، زیادہ مال دار لوگ اللہ سے دور اور انسانی

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ہم دردی سے عاری ہوتے ہیں۔ پیغمبر آخرالزماں کا پیارااور قریبی ساتھی ایسا ہو بھی نہ سکتا تھا، آپ ﷺ نے اپنے صحابہؓ کے دلوں میں دنیا کی محبت ذرا بھی رہنے نہ دی تھی۔ ابوامامہ باہلیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''کل شب مجھے خواب دکھائی دیا، میں جنت میں داخل ہو رہا ہوں۔ اپنے آگے ایک آہٹ سنائی دی تو پوچھا، جبریلؑ! یہ کون ہیں؟ جواب ملا، بلالؓ۔ پھر میں چلتا گیا تو دیکھا کہ بیشتر اہل جنت غریب مہاجرین اور مسلمان لڑکے بالے ہیں۔ مجھے عورتیں اور مال دار مرد بہت کم نظر آئے۔ بتایا گیا کہ امیر لوگ دروازے پر رک کے حساب دے رہے ہیں اور عورتوں کو زر و ریشم کے شغف نے مشغول کر رکھا تھا۔۔۔ میری امت ایک ایک شخص کر کے میرے سامنے پیش کی گئی۔ مجھے خیال آیا، بہت دیر ہو گئی، عبدالرحمانؓ بن عوف نہیں آئے۔ وہ ایاسؓ کے بعد پہنچے اور کہا، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔۔۔ مجھے گمان ہونے لگا تھا، آپ کو کبھی نہ دیکھ سکوں گا۔ پھر بتایا، زیادہ مال دار ہونے کی وجہ سے میری چھان پھٹک ہو رہی تھی۔'' ایک دوسری روایت میں ہے، ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''میرے پاس جبریلؑ آئے اور کہا، ابن عوفؓ سے کہہ دیں، مہمان کی خاطر داری کرے، غریب مسکین کو کھانا کھلائے اور مانگنے والے حاجت مند کی مدد کرے۔ عطا کی ابتدا اس شخص سے کرے جس کے نان نفقہ کا وہ ذمہ دار ہے۔ اگر اس نے ایسا کر لیا تو اس کے مال کا تزکیہ ہو جائے گا۔'' آپ ﷺ کی ایسی تمثیلوں اور نصیحتوں کا نتیجہ تھا کہ عبدالرحمانؓ بن عوف کی فطری سخاوت خوب پروان چڑھی۔ انھوں نے اپنا مال اسلام اور اہل اسلام کے لیے وقف کیے رکھا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

غزوۂ تبوک (۹ھ) کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام انفاق کی اپیل کی تو عبدالرحمانؓ کے پاس کل ۸ ہزار دینار تھے۔ انھوں نے نصف ۴ ہزار راہ خدا میں دے دیے تو منافقین نے مذاق اڑا کر کہا، عبدالرحمانؓ بڑا ریا کار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبدالرحمانؓ اور دوسرے مسلمانوں کے اخلاص کی خود شہادت دی اور ان سے ٹھٹھا کرنے والوں تیرہ باطنوں کے لیے کرب ناک عذاب کی وعید نازل کی۔ عہد نبویؐ ہی میں ایک موقع پر عبدالرحمانؓ نے ۴۰ ہزار دینار، دوسری بار پھر ۴۰ ہزار پھر دیے۔ انھوں نے مجاہدین اسلام کی سواری کے لیے ۵۰۰ گھوڑے اور ان کی خوراک و رسد کے لیے ۵۰۰ اونٹوں کا غلہ بھی فراہم کیا۔ ایک بار انھوں نے ایک ہی دن میں ۳۰ غلام آزاد کیے۔ عہد رسالت کے بعد کا واقعہ ہے، عبدالرحمانؓ بن عوف کا غلے اور بیش قیمت سامان سے لدا ہوا ۷۰۰ اونٹوں پر مشتمل قافلہ آیا تو مدینہ میں غل مچ گیا۔ سیدہ عائشہؓ اپنے گھر میں تشریف فرما تھیں، انھوں نے پوچھا، یہ غوغا کیسا ہے؟ تو بتایا گیا، عبدالرحمانؓ کا قافلہ ہر قسم کا ساز و سامان لے کر شام سے مدینہ میں وارد ہوا ہے۔ تب انھوں نے بتایا، میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنا خواب بیان) فرماتے ہوئے سنا ہے، ''میں نے دیکھا کہ عبد الرحمانؓ جنت میں گھسٹ کر جا رہا ہے۔'' عبد الرحمانؓ کو معلوم ہوا تو کہا، میں کوشش کروں گا کہ چل کر جاؤں۔ یہ کہہ کر اونٹ، ان پر لدا ہوا غلہ، کجاوے اور پالان سب اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیے۔ عبد الرحمانؓ کے بھتیجے طلحہ بن عبد اللہ (طلحة الندی) فرماتے ہیں، مدینہ کے سبھی باشندوں کا بوجھ عبد الرحمانؓ نے اٹھایا ہوا تھا۔ ۱/۳ کو وہ قرض دیتے، ۱/۳ کا قرض چکاتے اور ۱/۳ اہل مدینہ سے صلہ رحمی کرتے۔ کسر نفسی اتنی تھی کہ اس کے باوجود اپنے آپ کو بخیل سمجھتے۔ ابو ہیاج کہتے ہیں، میں نے دیکھا کہ ایک لمبا آدمی کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دعا کر رہا تھا۔ اللہ! مجھے اپنے نفس کے بخل سے بچاؤ۔ پوچھا تو معلوم ہوا، یہ عبد الرحمانؓ بن عوف ہیں۔

سیدنا عبد الرحمانؓ بن عوف عام انفاق کے ساتھ امہات المومنینؓ کی ضروریات کا خاص خیال رکھتے تھے۔ ام المومنین سیدہ ام سلمہؓ کی روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہراتؓ سے فرمایا، ''میرے بعد یہ سچا اور نیک انسان، عبد الرحمانؓ تمھارے ساتھ شفقت سے پیش آئے گا۔ اے اللہ! عبد الرحمانؓ کو جنت کے چشمہ سلسبیل سے سیراب کر۔'' عبد الرحمانؓ نے ۴ھ میں ہونے والے غزوۂ بنو نضیر سے مال غنیمت کے طور پر ملنے والے مال مویشی مدینہ کی بستی کیدمہ میں محفوظ رکھے ہوئے تھے۔ یہ سب ۴۰ ہزار دینار میں بیچ کر انھوں نے رقم ازواج مطہراتؓ میں بانٹ دی۔ اسی طرح انھوں نے اپنی کچھ اراضی حضرت عثمانؓ کے ہاتھ ۴۰ ہزار دینار ہی میں بیچی اور حاصل ہونے والی قیمت اپنے قبیلے بنو زہرہ کے غربا، دوسرے حاجت مندوں اور امہات المومنینؓ میں تقسیم کر دی۔ ان کے بھانجے مسورؓ بن مخرمہ حضرت عائشہؓ کا حصہ لے کر ان کے پاس پہنچے تو انھوں نے پوچھا، یہ کس نے بھیجا ہے؟ عبد الرحمانؓ کا نام معلوم ہونے پر کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میرے بعد اہل صبر ہی تم پر شفقت کریں گے۔ اللہ ابن عوف کو بہشت کے چشمہ سلسبیل سے سیراب کرے۔

عبد الرحمانؓ بن عوف محض دنیاوی دولت ہی نہ رکھتے تھے۔ وہ دین متین کے فلسفہ و حکمت اور اس کی فقہ و دانش کے علم سے بھی مالا مال تھے۔ عہد رسالت اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے عہد ہائے خلافت میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کردہ ارشادات کی روشنی میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ عہد صدیقیؓ میں انھی کے رائے اور مشورہ سے میراث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ حل کیا گیا۔ حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں فقہ کا جو حصہ مرتب ہوا، عبد الرحمانؓ کی آرا اس میں شامل تھیں۔ خلیفۂ دومؓ کا مجوسیوں سے جزیہ لینے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ عبد الرحمانؓ بن عوف نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا تو انھوں نے ان پر جزیہ عائد کیا۔ اسی زمانہ میں یہ سوال بھی اٹھا کہ آتش

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

پرستوں سے کیا معاملہ کیا جائے؟ تب عبدالرحمانؓ ہی نے راہ نمائی کی۔ انھوں نے کہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ اہل کتاب کی روش اختیار فرما کر انھیں ذمی قرار دیا تھا۔ ایک بار حضرت عمرؓ نے حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ سے پوچھا۔ لڑکے! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابیؓ سے اس مسئلہ کے بارے میں سنا ہے، کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے شک ہو جائے (کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں) تو کیا کرے؟ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ عبدالرحمانؓ بن عوف آ گئے۔ انھوں نے بتایا، میں نے اس ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن رکھا ہے۔ ''نماز پڑھتے ہوئے اگر کسی کو رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے، ایک پڑھی ہے یا دو تو ایک شمار کرے۔ دو یا تین کا شک ہو تو سمجھ لے، دو پڑھی ہیں اور اگر تین یا چار کا تردّد ہو تو تین کا یقین کر لے۔ کم رکعتوں کا پایا جانا تو یقینی ہے اس لیے زیادہ کو وہم سمجھ لیا جائے۔ بھولنے والا نمازی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سہو کے دو اضافی سجدے کرے''۔ ایک شخص نے حالت احرام میں ہرن کا شکار کر لیا اور حضرت عمرؓ سے فتویٰ لینے آیا۔ انھوں نے پاس کھڑے عبدالرحمانؓ سے مشورہ کر کے ایک بکری ذبح کرنے کو کہا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کا ایک اور وصف خشیت الٰہی اور کسر نفسی تھی۔ ایک افطاری پر کھانے کے لیے بیٹھے تو کہا، ''(جنگ احد میں) مصعبؓ بن عمیر شہید ہوئے جو مجھ سے بہتر تھے۔ ان کو ایک ہی چادر کا کفن دیا گیا، سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے، پاؤں ڈھانکتے تو سر باہر ہو جاتا۔ (اسی غزوہ میں) حمزہؓ نے شہادت پائی جو مجھ سے اچھے تھے۔ اب ہمیں دنیا میں بہت کچھ مل گیا ہے کہ خدشہ ہوتا ہے، ہماری نیکیوں کا صلہ یہیں چکا دیا گیا ہے۔ پھر رونے لگے اور روتے روتے کھانا چھوڑ دیا''۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت عبدالرحمانؓ میں کوئی رنجش ہوئی۔ اس دوران میں طلحہؓ بیمار پڑ گئے تو عبدالرحمانؓ ان کی عیادت کے لیے پہنچ گئے۔ طلحہؓ نے کہا، بھائی! بخدا تو مجھ سے بہت بہتر ہے، اگر تو بیمار ہوتا تو میں بیمار پرسی کو نہ آتا۔

حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کی وفات ۳۲ھ (۶۵۲ء) میں ہوئی جب ان کی عمر ۷۵ برس تھی۔ وہ ۶ ماہ سے بیمار تھے، اس دوران میں ایک بار ان پر غشی بھی طاری ہوئی۔ جنازے میں حضرت علیؓ بن ابی طالب، عمروؓ بن عاص، سعدؓ بن ابی وقاص، ابوسعید خدریؓ اور دوسرے صحابہؓ نے شرکت کی۔ نماز جنازہ حضرت عثمانؓ (ایک روایت کے مطابق زبیرؓ بن عوام) نے پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ مدینے کا باغ حش، اس کی نواحی بستی کیدمہ جہاں بنونضیر سے ملنے والا مال غنیمت پڑا تھا اور مکے کا آبائی مکان ازرقی عبدالرحمانؓ کی جائیداد تھا۔ سلیل نام کی اراضی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز کی تھی۔ انھوں نے اپنے ترکے میں ۱ ہزار اونٹ، ۳ ہزار بکریاں اور سو گھوڑے چھوڑے، یہ سب

نقیع کی چراگاہ میں چرتے تھے۔۲۰ اونٹ ان کی جرف کی زمینیں سیراب کرتے تھے۔سونا اتنا تھا کہ اسے کلہاڑی سے کاٹا گیا اور کاٹنے والوں کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے۔عبدالرحمانؓ کی ۴ بیواؤں میں سے ہر ایک کو ۸۰ ہزار دینار ملے۔ان کے بیٹے ابراہیم کا بیان ہے،ایک بیوہ تماضر بنت اصبغ کو ۱ لاکھ ملے۔۵۰ ہزار دینار ان کی وصیت کے مطابق مسافروں کو دیے گئے۔جنگ بدر میں حصہ لینے والے ہر صحابیؓ کے لیے انھوں نے ۴۰۰ دینار کی وصیت کی تھی۔ان کی تعداد ۱۰۰ تھی،سب نے حتیٰ کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے بھی یہ رقم وصول کی۔حضرت عبدالرحمانؓ نے امہات المومنینؓ کے لیے ایک باغ کی وصیت کی جو ۴ لاکھ درہم میں فروخت ہوا۔اپنے غلاموں میں سے بیشتر کو انھوں نے آزاد کر دیا تھا۔

روایت حدیث میں بھی عبدالرحمانؓ بن عوف کا ایک حصہ ہے۔ان کی ۲ روایتیں متفق علیہ اور مفردات بخاری ۵ ہیں۔باقی کتب حدیث میں ۶۵ حدیثیں ان سے مروی ہوئی ہیں۔انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمرؓ بن خطاب سے احادیث روایت کیں۔ان سے روایت کرنے والوں میں شامل ہیں:ان کے بیٹے ابراہیمؒ،حمید،ابوسلمہ،عمر (ذہبی:عمرو) اور مصعب،ان کے بھانجے مسورؓ بن مخرمہؓ اور ان کے پوتے مسور بن ابراہیمؒ۔دیگر راویوں کے نام یہ ہیں:انسؓ بن مالک،جابرؓ بن عبداللہ،جبیرؓ بن مطعم اور ان کے بیٹے محمد،عبداللہؓ بن عباسؓ،عبداللہؓ بن عمرؓ،مالکؓ بن اوس،عبداللہ بن عامرؓ بن ربیعہ،عبداللہ بن عبداللہ بن حارث،عبداللہ بن قارظ،غیلان بن شرحبیل،قبیصہ بن ذؤیب،قیس بن ابی حازم،ردّاد لیثی،نوفل بن ایاس اور بجالہ بن عبدہ۔

ہجرت کے بعد حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف مکہ آئے تو اپنے زمانۂ جاہلیت والے گھر میں رہنا پسند نہ کیا۔

یہ حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کی شخصیت کا اعجاز تھا کہ قریش کے بڑے بڑے سرداروں کی بیٹیوں سے ان کی شادیاں ہوئیں۔زمانۂ جاہلیت میں عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ام کلثوم سے ان کا عقد ہوا۔اس سے ان کا بیٹا سالم (بڑا) متولد ہوا جو اسلام کی آمد سے پہلے ہی فوت ہو گیا۔شیبہ بنت ربیعہ کی بیٹی سے بھی ان کی شادی ہوئی جس سے ان کی بیٹی ام قاسم پیدا ہوئی۔عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ام کلثومؓ سے عبدالرحمانؓ کی تیسری شادی ہوئی۔اس ام کلثومؓ سے شادی کا مشورہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دیا تھا۔اس سے ان کے چار بیٹوں محمد،ابراہیم،حُمید،اسماعیل اور دو بیٹیوں حمیدہ اور امۃ الرحمان (بڑی) نے جنم لیا۔اسی محمد سے وہ ابومحمد کنیت کرتے تھے۔عقبہ اور عتبہ دونوں کی بیٹیوں کا نام ام کلثوم تھا۔اس لیے ان کی اولاد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ابن عبدالبر نے عبدالرحمانؓ کی ازواج میں بنت شیبہ کا نام ذکر نہیں کیا۔ایک نکاح انصار کے قبیلہ قضاعہ سے تعلق رکھنے والی خاتون سہلہ بنت عاصم سے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ہوا،اس سے معن،عمر،زیداورامۃ الرحمان (چھوٹی) پیدا ہوئے۔بنوشیبان کی بحریہ بنت ہانی سے بھی ان کا عقد ہوا۔ ان سے عروہ کی پیدائش ہوئی۔عبدالرحمانؓ کا ایک بیاہ سہلہ بنت سہیل سے ہوا،ان سے سالم (چھوٹا) پیدا ہوا۔ایک بیٹا ابوبکر تھا جسے ان کی زوجہ ام حکیم بنت قارظ نے جنم دیا۔قبیلۂ اوس کے ایک اورانصاری ابوالحیس کی بیٹی سے (نام مذکور نہیں) عبدالرحمانؓ کا نکاح ہوا۔اس سے عبداللہ (بڑا) کی ولادت ہوئی۔دومۃ الجندل کے حکم ران قبیلہ بنوکلب کے سرداراصبغ کی بیٹی تماضر سے عبدالرحمانؓ کی شادی کسی قریشی کی کلبی عورت سے پہلی شادی تھی۔اس سے ابوسلمہ (عبداللہ اصغر) کی پیدائش ہوئی۔ایک اور بیوی اسما بنت سلامہ سے ان کا بیٹا عبدالرحمان جوانھی کے نام سے موسوم ہے متولد ہوا۔یمن کے قبیلہ بہرا سے قید ہو کر عبدالرحمانؓ کے حصہ میں آنے والی لونڈی ام حریث سے ان کے تین بچے مصعب،آمنہ اور مریم پیدا ہوئے۔بہرا (بہر) ہی سے آنے والی باندی زینت بنت صباح سے ام یحییٰ نے جنم لیا۔ان کی ایک بیوی مجد بنت یزید سے سہیل کی ولادت ہوئی۔جنگ مدائن میں جو ایرانی سعدؓ بن ابی وقاص کے ہاتھ قید ہو کر آئے،ان میں ایرانی بادشاہ کسریٰ (خسرو) کی بیٹی غزال بھی تھی۔یہ عبدالرحمانؓ بن عوف کے حصہ میں آئی اورعثمان کو جنم دیا۔ایک بیٹی جویریہ بادیہ بنت غیلان سے پیدا ہوئی۔عبدالرحمانؓ کی کل اولاد کا شمار: ۲۰ لڑکے اور ۸ لڑکیاں کیا گیا ہے۔

جہاں بے شمار اصحابؓ رسولﷺ مہندی یا خضاب سے اپنے بالوں کو رنگتے تھے،عبدالرحمانؓ بن عوف اپنا بڑھاپا ہرگز نہ چھپاتے۔ان کا سر اور ڈاڑھی سفید ہی نظر آتے۔وہ دراز قد،خوب رو،سرخ وسپید رنگ اور صاف جلد والے تھے،آنکھیں بڑی،پلکیں گھنی اور ناک بلند تھی،ہتھیلیاں بڑی اور انگلیاں موٹی تھیں۔ان کی گردن لمبی،شانے چوڑے اور کمر میں کچھ جھکاؤ تھا۔عبدالرحمانؓ کے کچلی والے دانت نمایاں نظر آتے تھے،کئی بار ان دانتوں سے ان کے ہونٹ زخمی ہوئے۔انھیں بائیں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت تھی۔مال دار ہونے کے باوجود ان کا رہن سہن سادہ تھا،اپنے غلاموں کے بیچ کھڑے ہوتے تو پہچاننا مشکل ہوتا۔

حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کی جلد نازک تھی،انھیں کھجلی رہتی،چھالے نکل آتے یا جوئیں پڑ جاتیں اس لیے ریشمی لباس پہنتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے اس بات کی اجازت لے رکھی تھی۔میدان جنگ میں ریشمی لباس پہننے کی اجازت ہر مسلمان کو پہلے ہی تھی۔انسؓ بن مالک کی روایت ہے،ایک سفر میں عبدالرحمانؓ کو پھنسیاں نکل آئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ریشمی قمیص پہننے کی رخصت دے دی۔ایک دفعہ جوئیں پڑیں تو بھی یہی معاملہ ہوا۔یہ عہد فاروقیؓ کا واقعہ ہے کہ وہ اپنے معمول کے مطابق ریشمی قمیص پہن کر اپنے بیٹے

ابوسلمہ کے ساتھ باہر نکلے تو حضرت عمرؓ نے اعتراض کیا۔ عبدالرحمانؓ نے کہا، کیا آپ کو علم نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے ریشم حلال قرار دیا تھا۔ عمرؓ نے فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے کی اجازت اس لیے مرحمت فرمائی تھی کیونکہ تمھیں جووں کی شکایت تھی۔ یہ تکلیف زائل ہوئی تو اجازت بھی ختم ہوگئی۔ حضرت زبیرؓ بن عوام کو جوئیں پڑیں تو انھیں بھی ریشمی لباس کی اجازت ملی تھی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویہ (**ابن ہشام**)، الطبقات الکبری (**ابن سعد**)، المنتظم فی تواریخ الامم والملوک (**ابن جوزی**)، البدایہ والنہایہ (**ابن کثیر**)، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال (**مزی**)، سیر اعلام النبلاء (**ذہبی**)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (**ابن عبدالبر**)، الاصابہ فی تمییز الصحابہ (**ابن حجر**)، فتح الباری (**ابن حجر**)، صور من حیاۃ الصحابہ (**عبدالرحمان رافت پاشا**)، **اردو دائرۂ معارف اسلامیہ**

(**مقالہ: سعید انصاری**)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com